يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَهُوَ يَمْكُثُ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ). قَالَتْ نُرَى - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ الرِّجَالُ.

[راجع: ۳۸۰]

آپ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں جانے کے لئے اٹھ جاتی تھیں اور آنحضورؐ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے کھڑے نہ ہوتے۔ زہری نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں' آگے اللہ جانے' یہ اس لئے تھا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے نکل جائیں۔

۱۱- كتاب الجمعه

کتاب جمعہ کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشریح لفظ جمعہ میم کے ساکن کے ساتھ اور جمعہ میم کے فتح کے ساتھ ہر دو طرح سے بولا گیا ہے۔ علامہ شوکانی فرماتے ہیں قال فی الفتح قد اختلف فی تسمية اليوم بالجمعة مع الاتفاق على انه كان ليسمى فى الجاهلية والعروبة بفتح العين وضم الراء وبالوحدة الخ یعنی جمعہ کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ عہد جاہلیت میں اس کو یوم عروبہ کہا کرتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس دن مخلوق کی خلقت تکمیل کو پہنچی اس لئے اسے جمعہ کہا گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تخلیق آدم کی تکمیل اسی دن ہوئی اس وجہ سے اسے جمعہ کہا گیا۔ ابن حمید میں سند صحیح سے مروی ہے کہ حضرت اسعد بن زرارہ کے ساتھ انصار نے جمع ہو کر نماز ادا کی اور حضرت اسعد بن زرارہ نے ان کو وعظ فرمایا پس اس کا نام انہوں نے جمعہ رکھ دیا کیوں کہ وہ سب اس میں جمع ہوئے یہ بھی ہے کہ کعب بن لوی اس دن اپنی قوم کو حرم شریف میں جمع کر کے ان کو وعظ کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ اس حرم سے ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ یوم عروبہ کا نام سب سے پہلے یوم جمعہ کعب بن لوی ہی نے رکھا۔ یہ دن بڑی فضیلت رکھتا ہے اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو نیک دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی روش کے مطابق نماز جمعہ کی فرضیت کے لئے آیت قرآنی سے استدلال فرمایا جیسا کہ باب ذیل سے ظاہر ہے۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب شیخ الحدیث مبارکپوری فرماتے ہیں وذكر ابن القيم فى الهدى ص۱۰۲' ۱۱۸ ج۱ ليوم الجمعة ثلاثا وثلاثين خصوصية ذكر بعضهما الحافظ فى الفتح ملخصا من احب الوقوف عليها فليرجع اليهما (مرعاة ج' ۲ / ص : ۲۷۲) یعنی جمعہ کے دن کے لئے ۳۳ خصوصیات ہیں جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے ذکر فرمایا ہے کچھ ان میں سے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بھی نقل کی ہیں' تفصیلات کے شائقین ان کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔

١ - بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى:
﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ فَاسْعَوْا: فَامْضُوا .[سُورَةُ الْجُمُعَة: ٩].

باب جمعہ کی نماز فرض ہے

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ "جمعہ کے دن جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ کی یاد کے لئے چل کھڑے ہو اور خرید و فروخت چھوڑ دو کہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے ہو"۔ (آیت میں) فاسعوا فامضوا کے معنی میں ہے (یعنی چل کھڑے ہو)

تشریح ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ اچانک تجارتی قافلہ اموال تجارت لے کر مدینہ میں آگیا اور اطلاع پاکر لوگ اس قافلے سے مال خریدنے کے لئے جمعہ کا خطبہ و نماز چھوڑ کر چلے گئے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے' اس وقت عتاب کے لئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "اگر یہ بارہ نمازی بھی مسجد میں نہ رہ جاتے تو مدینہ والوں پر یہ وادی آگ بن کر بھڑک اٹھتی۔" نہ جانے والوں میں حضرات شیخین بھی تھے (ابن کثیر) اسی واقعہ کی بنا پر خرید و فروخت چھوڑنے کا بیان ایک اتفاقی چیز ہے جو شان نزول کے اعتبار سے سامنے آئی' اس سے یہ استدلال کہ جمعہ صرف وہاں فرض ہے جہاں خرید و فروخت ہوتی ہو یہ استدلال صحیح نہیں بلکہ صحیح یہی ہے کہ جہاں مسلمانوں کی جماعت موجود ہو وہاں جمعہ فرض ہے وہ جگہ شہر ہو یا دیہات تفصیل آگے آ رہی ہے۔

٨٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ: الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)). [راجع: ٢٣٨]

(٨٧٦) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا' کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی' کہا کہ ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا' ان سے ربیعہ بن حارث کے غلام عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور آپؓ نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپؐ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں تمام امتوں کے بعد ہونے کے باوجود قیامت میں سب سے آگے رہیں گے فرق صرف یہ ہے کہ کتاب انہیں ہم سے پہلے دی گئی تھی۔ یہی (جمعہ) ان کا بھی دن تھا جو تم پر فرض ہوا ہے۔ لیکن ان کا اس کے بارے میں اختلاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن بتا دیا اس لئے لوگ اس میں ہمارے تابع ہوں گے۔ یہود دوسرے دن ہوں گے اور نصاریٰ تیسرے دن۔

٢- بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، أَوْ عَلَى النِّسَاءِ؟

باب جمعہ کے دن نہانے کی فضیلت اور اس بارے میں بچوں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز کے لئے آنا فرض ہے یا نہیں؟

٨٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

(٨٧٧) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' انہوں نے کہا